سورہ نمبر

(۱۰)

سُورۂ یُونُس

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سورة يونس

سورة يونس مكية وهي مائة وتسع ايات وإحدى عشر ركوعا

بسم الله الرحمن الرحيم

سورہ یونس مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۵) اس میں ۱۰۹ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

الٓرٰ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ① اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبا ہوا کہ ہم نے ان میں سے

اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ

ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۱۶ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے

ف۱۵ سورہ یونس
مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے فان کنت فی شک سے اس میں گیارہ ۱۱ رکوع اور ایک سو نو ۱۰۹ آیتیں

المنزل الثالث

اور ایکہزار آٹھ سو بتیس ۱۸۳۲ کلمے اور نو ہزار ننانوے ۹۰۹۹ حرف ہیں۔

ف۱۶ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اسکا اظہار کیا تو عرب منکر ہو گئے اور ان میں بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾
اُن کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۱

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
پھر عرش پر استویٰ فرمایا جیسا اُسکی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۲ کوئی سفارشی نہیں مگر اسکی اجازت کے بعد

اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ
ف۳ یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۴ تو اُسکی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف تم سب کو

جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ
پھرنا ہے ف۵ اللہ کا سچا وعدہ بیشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ
کہ اُنکو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انصاف کا صلہ دے ف۶ اور کافروں کے لیے

شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِيْ
پینے کو کھولتا پانی اور دردناک عذاب بدلا اُنکے کفر کا وہی ہے

جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اسکے لیے منزلیں ٹھہرائیں ف۷ کہ تم

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
برسوں کی گنتی اور ف۸ حساب جانو اللہ نے اُسے نہ بنایا مگر حق ف۹ نشانیاں مفصل بیان فرماتا

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي
ہے علم والوں کے لیے ف۱۰ بیشک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا انمیں نشانیاں ہیں ڈر والوں کیلیے بیشک وہ جو ہمارے ملنے کی اُمید نہیں

لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ
رکھتے ف۱۱ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے ف۱۲ اور وہ جو ہماری

وقف النبی علیہ السلام

ف۱ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابل تعجب و انکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور یقین ہوا کہ یہ بشر کے مقدرت سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحر بتایا انکا یہ دعوی تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے

ف۲ یعنی تمام خلق کے امور کا حسب اقتضاء حکمت سرانجام فرماتا ہے

ف۳ اس میں بت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت اُن کی شفاعت کریں گے اُنھیں بتایا گیا کہ شفاعت ماذونین کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذون صرف اس کے مقبول بندے ہونگے

ف۴ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام امور کا مدبر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحق عبادت ہے

ف۵ روز قیامت اور یہی ہے

ف۶ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان

منزل ۳

اور منکرین کا رد ہے اور اسپر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اسکی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا ہے

ف۷ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لیے ۲ ⅓ منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب ورنہ ایک شب چھپتا ہے

ف۸ مہینوں دنوں ساعتوں کا ف۹ کہ اُس سے اسکی قدرت اور اسکی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں

ف۱۰ کہ ان میں غور کرے نفع اُٹھائیں ف۱۱ روز قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں ف۱۲ اور اس فانی کو جاودانی پر ترجیح دی اور عمر اسکی طلب میں گزاری

عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨﴾
آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ف۱ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلا ان کی کمائی کا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ
بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکا رب اُنکے ایمان کے سبب اُنھیں راہ دے گا ف۲

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٩﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ
اُنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی نعمت کے باغوں میں انکی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
ف۳ اور انکے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے ف۴ اور انکی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا اللہ جو رب ہے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ
سارے جہان کا ف۵ اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ
تو اُنکا وعدہ پورا ہوچکا ہوتا ف۶ تو ہم چھوڑتے اُنھیں جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے کہ اپنی

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ
سرکشی میں بھٹکا کریں ف۷ اور جب آدمی کو ف۸ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے

اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ
اور بیٹھے اور کھڑے ف۹ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ف۱۰ گویا کبھی کسی تکلیف کے

اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ
پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۱ انکے کام ف۱۲ اور

لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بیشک ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۱۳ ہلاک فرمادیں جب وہ حد سے بڑھے ف۱۴ اور انکے رسول اُنکے پاس روشن دلیلیں لیکر

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ
آئے ف۱۵ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر

جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَ
ہم نے اُنکے بعد تمھیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۱۶ اور

منزل ٣

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اعراض کرنا ہے ف۲ جنتوں کی طرف۔ قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اسکا عمل خوبصورت شکل میں اسکے سامنے آئے گا یہ شخص کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لیے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہو کر اسے جہنم پہنچائے گا ف۳ یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے اُنھیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی سبحان اللہ ف۴ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم سلام سے کرینگے یا ملائکہ اُنھیں بطور تحیت سلام عرض کرینگے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے اُن کے پاس سلام لائیں گے ف۵ اُن کے کلام کی ابتداء اللہ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا ف۶ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بد دعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لیے اور اپنے اہل اولاد و مال کے لیے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہو جائیں خدا ہمیں غارت کرے برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد و اقارب کے لیے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو اُن لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو گئے ہوتے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے دعائے بد کے قبول میں نہیں یہ اس کی رحمت ہے شانِ نزول نضر بن حارث نے کہا تھا یارب یہ دین یعنی اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ انکے لیے مال و اولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہو چکے ہوتے ف۷ اور ہم اُنھیں مہلت دیتے ہیں اور اُنکے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے ف۸ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے ف۹ ہر حال میں اور جبتک اُس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے ف۱۰ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے ف۱۱ یعنی کافروں کو ف۱۲ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے جب اللہ تکلیف دور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے یہ حال غافل کا ہے مومن عاقل کا حال اسکے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع و زاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت و بلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع احوال پر شکر کرتے ہیں ف۱۳ یعنی اُمتیں ف۱۴ اور کفر میں مبتلا ہوئے ف۱۵ جو انکے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن اُنھوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی ف۱۶ تاکہ تمھارے ساتھ تمھارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ

جب اُنپر ہماری روشن آیتیں ف۱ پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی اُمید نہیں ف۲ کہ اسکے سوا

بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ

اور قرآن لے آیئے ف۳ یا اسی کو بدل دیجیے ف۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں

نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ف۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ف۶

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تمکو اس سے خبردار کرتا ف۸

بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ

تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ف۹ تو کیا تمھیں عقل نہیں ف۱۰ تو اس سے بڑھکر ظالم

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بیشک مجرموں کا بھلا نہ ہوگا

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

اور اللہ کے سوا ایسی چیز ف۱۲ کو پوجتے ہیں جو اُنکا کچھ بھلا بُرا نہ کرے اور کہتے ہیں کہ یہ

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۱۳ تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اُسکے علم میں

السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ

نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ف۱۴ اُسے پاکی اور برتری ہے اُنکے شرک سے اور

النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ

لوگ ایک ہی اُمت تھے ف۱۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

ف۱۶ تو یہیں اُنکے اختلافوں کا اُنپر فیصلہ ہو گیا ہوتا ف۱۷ اور کہتے ہیں اُنپر اُن کے رب کی طرف سے

آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ

کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف۱۸ تم فرماؤ غیب تو اللہ کیلئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمھارے ساتھ

ف۱ جنمیں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہو ف۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ف۳ جسمیں بتوں کی برائی نہ ہو ف۴ شانِ نزول کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جسمیں لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کی برائی اور انکی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجیے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجیے تو ہم ایمان لے آئیں گے انکا یہ کلام یا تو بطریقِ تمسخر و استہزا تھا یا انھوں نے تجربہ و امتحان کیلئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اسکو بدل دیں تو ثابت ہو جائیگا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اسکا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے ف۵ میں اسمیں کوئی تغییر تبدیل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے ف۶ یا اسکی کتاب کے احکام کو بدلوں ف۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مقدرت ہی سے باہر ہے اور خلق کا اُس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا ف۸ یعنی اسکی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے ف۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں میں تمھارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا اسکے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جسکے حضور ہر ایک کلامِ فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب ہیں مکارمِ اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبریں ہیں اسکی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحا و بلغا کو عاجز کر دیا ہے ہر صاحبِ عقلِ سلیم کیلئے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحیِ الٰہی کے ممکن ہی نہیں ف۱۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اسکی مثل بنا سکے ف۱۱ اسکے لیے شریک بتائے ف۱۲ بت ف۱۳ یعنی دنیوی امور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے ف۱۴ یعنی اسکا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علمِ الٰہی میں ہے ف۱۵ ایک دین اسلام پر جیسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور انکی ذریت ایک ہی دین پر تھی اسکے بعد انمیں اختلاف ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ زمانہ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے وقت سب لوگ ایک دین اسلام پر تھے ایک قول یہ ہے کہ عہد حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہانتک کہ عمرو بن لُحَی نے دین کو متغیر کیا اس تقدیر پر الناس سے مراد خاص عرب ہونگے ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض انمیں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اول خلقت میں فطرتِ سلیمہ پر تھے پھر انمیں اختلافات ہوئے حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اُسکے ماں باپ اسکو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرۃ سے فطرۃِ اسلام مراد ہے ف۱۶ اور ہر امت کیلئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاءِ اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی ف۱۷ نزولِ عذاب سے ف۱۸ اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب انکے خلاف برہانِ قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس برہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ انکے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے اسطرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم معجزۂ عظیمہ ہے اسکی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انھوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجیے کہ غیب تو اللہ کیلئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمھارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں تقریرِ جواب یہ ہے کہ دلالتِ قاہرہ اسپر قائم ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے انکے درمیان حضور بڑھے تمام زمانے حضور کے انکی آنکھوں کے سامنے گزرے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا اور نہ کسی استاد کی شاگردی کی یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثباتِ نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعی غیر ضروری ہے ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللہ کیا کرتا ہے لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت باہر معجزات سے کمال کو پہنچ چکا۔

منزل ۳

ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
راہ دیکھ رہا ہوں اور جبکہ ہم آدمیوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو اُنھیں پہنچی تھی
إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا
تبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۱ تم فرمادو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے ف۲
يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ
بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۳ وہی ہے کہ تمھیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۴ یہاں تک
إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا
کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵ اچھی ہوا سے اُنھیں لیکر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ف۶
رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ
اُن پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے اُنھیں آلیا اور سمجھ لیے کہ ہم گھر گئے
بِهِمْ ۙ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ
اسوقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اُس کے بندے ہوکر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچالے گا
لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ
تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے ف۷ پھر اللہ جب اُنھیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین میں
بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ
ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۸ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہاری ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے جیتے جی برت لو
ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ
لے پھر تمھیں ہماری طرف پھرنا ہے اُسوقت ہم تمھیں جتادیں گے جو تمہارے کوتک تھے ف۹ دنیا کی زندگی
ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلْأَرْضِ
کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اُتارا تو اُس کے سبب زمین سے اُگنے والی
مِمَّا يَأْكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ
چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں ف۱۰ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا ف۱۱
ٱزَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ
اور خوب آراستہ ہوگئی اور اُس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ف۱۲ ہمارا حکم اسپر آیا رات میں یا دن میں ف۱۳

ع ۱۰ / ۲

ف۱ اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اُس نے رحم فرمایا بارش ہوئی زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی اسپر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر نہ ہوئے اور فساد و کفر کیطرف پلٹے
ف۲ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا
ف۳ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں
ف۴ اور تمھیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمھیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔

منزل ۳

ف۵ یعنی کشتیاں
ف۶ کہ ہوا موافق ہے اچانک
ف۷ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لاکر اور خاص تیری عبادت کرکے
ف۸ اور وعدہ کے خلاف کرکے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔
ف۹ اور ان کی تمھیں جزا دیں گے
ف۱۰ غلے اور پھل اور سبزہ
ف۱۱ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی
ف۱۲ کہ کھیتیاں تیار ہوگئیں پھل رسیدہ ہوگئے ایسے وقت
ف۱۳ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔

ے کوتک۔ بُرا عمل

ف۱ یہ اُن لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی اُنھیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر نشین کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اُس کا تمام سرو سامان جس سے اُس کی اُمیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے

نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

تو ہم نے اُسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ف۱ ہم یونہی آیتیں مفصل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ

بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کیلیے ف۲ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۳

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى

اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ف۴ بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے

وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور اس سے بھی زائد ف۵ اور اُنکے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ف۶ وہی

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ

جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ف۷ تو برائی کا بدلا

سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

اُسی جیسا ف۸ اور اُن پر ذلت چڑھے گی اُنھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ

گویا اُن کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں ف۹ وہی

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جسدن ہم ان سب کو اُٹھائیں گے ف۱۰ پھر

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمھارے شریک ف۱۱ تو ہم اُنھیں مسلمانوں سے جدا کر دینگے

بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى

اور اُنکے شریک اُن سے کہیں گے تم ہمیں کب پوجتے تھے ف۱۲ تو

بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اللہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں تمھارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ

یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ف۱۳ اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے

ف۲ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلمات شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں

ف۳ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی کی طرف دعوت دی قتادہ نے کہا کہ دار السلام جنت ہے یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی

ف۴ سیدھی راہ دین اسلام ہے بخاری کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے اُن میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انھوں نے کہا جسطرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانیوالے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اُس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے انکی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے اُنکی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی

ف۵ بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اُنکے لیے بھلائی ہے اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدار الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کرینگے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پردہ اُٹھا دیا جائے گا تو دیدار الٰہی اُنھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادۃ سے آیت میں دیدار الٰہی مراد ہے ف۶ کہ یہ بات جہنم والوں کے لیے ہے ف۷ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے ف۸ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائیگا ف۹ یہ حال ہوگا انکی روسیاہی کا خدا کی پناہ ف۱۰ اور تمام خلق کو موقف حساب میں جمع کرینگے ف۱۱ یعنی وہ بت جنکو تم پوجتے تھے ف۱۲ روز قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کے پوجا کا انکار کر دینگے اور اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے نہ دیکھتے تھے نہ جانتے تھے نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تمھیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے ف۱۳ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ اُنھوں نے پہلے جو عمل کیے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا بُرے مضر یا مفید۔

مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ
جو اُنکا سچا مولیٰ ہے اور انکی ساری بناوٹیں ف۱ ان سے گم ہو جائیں گی ف۲ تم فرماؤ تمہیں
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۳ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۴ اور
مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ
کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے ف۵ اور کون تمام کاموں کی
الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ
تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۶ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۷ تو یہ اللہ ہے تمہارا سچا رب ف۸
الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ
پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۹ پھر کہاں پھرے جاتے ہو یونہی ثابت ہو چکی ہے
كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ
تیرے رب کی بات فاسقوں پر ف۱۰ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے تم فرماؤ تمہارے
شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
شریکوں میں ف۱۱ کوئی ایسا ہے کہ اول بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۱۲ تم فرماؤ اللہ اول بناتا ہے
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى
پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائیگا تو کہاں اوندھے جاتے ہو ف۱۳ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے ف۱۴
الْحَقِّ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ
تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق کی راہ دکھائے اسکے حکم پر چلنا چاہیے یا اُس کے جو
اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ
خود ہی راہ نہ پائے جبتک راہ نہ دکھایا جائے ف۱۵ تو تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو اور ان ف۱۶
اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر ف۱۷ بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا بیشک اللہ اُنکے
بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنا لے بے اللہ کے اُتارے ف۱۸

ع ۳ النصف ۱۰ ۸

منزل ۳

ف۱ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا ف۲ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی ف۳ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر ف۴ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کیے ہیں کون اُنھیں مدتوں محفوظ رکھتا ہے ف۵ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرند سے مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے ف۶ اور اس کی قدرت کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اسکے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔ ف۷ اسکے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور انکو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے ف۸ جس کی ایسی قدرت کاملہ ہے ف۹ یعنی جب ایسے براہین واضحہ اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ مستحق عبادت صرف اللہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو ف۱۰ جو کفر میں راسخ ہوگئے اور رب کی بات سے مراد یا قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ الاٰیہ ف۱۱ جنھیں اے مشرکین تم معبود ٹھہراتے ہو ف۱۲ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۱۳ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو ف۱۴ حجتیں اور دلائل قائم کرکے رسول بھیجکر کتابیں نازل فرما کر مکلفین کو عقل و نظر عطا فرما کر اسکا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) ف۱۵ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جبتک کہ کوئی اُٹھا لے جانے والا اُنھیں اُٹھا کر نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اسکے کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں زندگی عقل اور ادراک دے تو جب اُنکی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں ایسوں کو معبود بنانا اُنکا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے ف۱۶ مشرکین ف۱۷ جس کی انکے پاس کوئی دلیل نہیں نہ اُس کی صحت کا جزم و یقین شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے اُنھوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا ف۱۸ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنا لیا ہے اس آیت میں انکا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ
ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے ف۱ اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے
فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا
اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا یہ کہتے ہیں ف۲ کہ انہوں نے اسے بنا لیا ہے تم فرماؤ ف۳ تو اس جیسی
بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بلا لاؤ ف۴ اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ
سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا ف۵ اور ابھی انہوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
ف۶ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا ف۷ تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ
ف۸ اور ان میں کوئی اس ف۹ پر ایمان لاتا ہے ف۱۰ اور ان میں کوئی اس پر ایمان
بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ
نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ف۱۱ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں ف۱۲ تو فرمادو کہ میرے لیے
عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا
میری کرنی اور تمہارے لیے تمہاری کرنی ف۱۳ تمہیں میرے کام سے علاقہ نہیں اور مجھے تمہارے کام سے
تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ
تعلق نہیں ف۱۴ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ف۱۵ تو کیا تم بہروں کو
الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ
سنادوگے اگرچہ انہیں عقل نہ ہو ف۱۶ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے ف۱۷
اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کیا تم اندھوں کو راہ دکھا دوگے اگرچہ وہ نہ سوجھیں بیشک اللہ
لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَـيْـــًٔـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾
لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ف۱۸ ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ف۱۹

ف۱ توریت و انجیل وغیرہ کی
ف۲ کفار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
ف۳ کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو فصاحت و بلاغت کے دعوی دار ہو دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے
ف۴ اور اُن سے مدد لے لو اور سب ملکر قرآن جیسی ایک سورۃ تو بناؤ
ف۵ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اسکا انکار کیا جائے قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جنکا مدعیان علم و خرد احاطہ نہ کر سکیں اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہیے تھا نہ کہ اسکا انکار کرنا
ف۶ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔
ف۷ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ انکے معجزات اور آیات دیکھکر نظر و تدبر سے کام لیتے
ف۸ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے

منزل ۳

ع ۴ ۱۰ ۹

ف۹ اہل مکہ
ف۱۰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم
ف۱۱ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں
ف۱۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی راہ پر آنے اور حق و ہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے
ف۱۳ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔
ف۱۴ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا یہ فرمانا بطور زجر کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اسکا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں
ف۱۵ اور آپ سے قرآن پاک اور احکام دین سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں
ف۱۶ اور وہ نہ تو اس سے کام لیں نہ عقل سے
ف۱۷ اور دلائل صدق اور اعلام نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا فائدہ نہیں اٹھاتا دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے ف۱۸ بلکہ انہیں ہدایت اور راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے ف۱۹ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانیکے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ
اور جس دن اُنھیں اُٹھائے گا ف۱ گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۲
يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَ
آپسمیں پہچان کرینگے ف۳ کہ پورے گھاٹے میں رہے وہ جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور
مَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
ہدایت پر نہ تھے ف۴ اور اگر ہم تمھیں دکھا دیں کچھ ف۵ اسمیں سے جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں
أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾
ف۶ یا تمھیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۷ بہر حال اُنھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ف۸ اُنکے کاموں پر
وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم
اور ہر اُمت میں ایک رسول ہوا ف۹ جب اُنکا رسول اُنکے پاس آتا ف۱۰ اُن پر انصاف کا فیصلہ کردیا جاتا
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
ف۱۱ اور اُن پر ظلم نہ ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَ
اگر تم سچے ہو ف۱۲ تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا (ذاتی) اختیار
لَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ف۱۳ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۱۴ جب اُنکا وعدہ آئے گا
فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ
تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ
بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب ف۱۵ تم پر رات کو آئے ف۱۶ یا دن کو ف۱۷ تو اس میں وہ کونسی
مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ
چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب ف۱۸ ہو پڑیگا اسوقت اسکا یقین کروگے ف۱۹ کیا اب
وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
مانتے ہو پہلے تو ف۲۰ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا

ف۱ قبروں سے موقف حساب میں حاضر کرنے کے لیے تو اُس روز کی ہیبت و دہشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کرینگے کہ

ف۲ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلب دنیا میں عمریں ضائع کردیں اور اللہ کی طاعت جو آج کار آمد ہوتی بجا نہ لائے تو اُنکی زندگانی کا وقت اُنکے کام نہ آیا اس لیے وہ اُسے بہت ہی کم سمجھیں گے

ف۳ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روز قیامت کے احوال اور دہشتناک مناظر دیکھکر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روز قیامت دمبدم حال بدلیں گے کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانینگے تو نہیں گے

ف۴ جو اُنھیں گھاٹے سے بچاتی

ف۵ عذاب

ف۶ دنیا ہی میں آپ کے زمانہ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجیے

ف۷ تو آخرت میں آپ کو انکا عذاب دکھائیں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور اُن کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیات دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لیے بسبب کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا

منزل ۳

ف۸ مطلع ہے عذاب دینے والا ہے۔

ف۹ جو اُنھیں دین حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا۔

ف۱۰ اور احکام الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو

ف۱۱ کہ رسول کو اور اُنپر ایمان لانیوالوں کو نجات دیجاتی اور تکذیب کرنیوالوں کو عذاب سے ہلاک کردیا جاتا آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر اُمت کیلیے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول موقف میں آئیگا اور مومن و کافر پر شہادت دیگا تب اُنمیں فیصلہ کیا جائیگا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتار عذاب ہونگے

ف۱۲ شانِ نزول جب آیت اِمَّا نُرِیَنَّکَ میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئیگا اس میں کیا تاخیر ہے اس عذاب کو جلد لائیے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۳ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور اُنھیں غلبہ دینا یہ سب بمشیت الٰہی ہے اور مشیت الٰہی میں ف۱۴ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے لوح محفوظ میں مکتوب ہے ف۱۵ جس کی تم جلدی کرتے ہو ف۱۶ جب تم غافل پڑے سوتے ہو ف۱۷ جب تم معاش کے کاموں میں مشغول ہو ف۱۸ وہ عذاب تم پر نازل ہو ف۱۹ اسوقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا ف۲۰ بطریق تکذیب و استہزاء۔

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

ہمیشہ کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلا نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے ف۱

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَآ اَنْتُمْ

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ ف۲ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بیشک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ

تھکا نہ سکو گے ف۳ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے ف۴

لَافْتَدَتْ بِهٖ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ

سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھوڑانے میں دیتی ف۵ اور دلمیں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا

اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیا گیا اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ف۶ سن لو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا

اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھرو گے اے

النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي

لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ف۷ اور دلوں کی صحت

الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ

اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل

اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾

اور اسی کی رحمت اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۸ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے

حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ اٰۗللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَي اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾

حرام و حلال ٹھہرالیا ف۹ تم فرماؤ کیا اللہ نے اسکی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۰

وقف النبی علیہ السلام — وقف النبی علیہ السلام

ع ۵ ۱۳ ۱۰

منزل ۳

ف۱ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیب انبیاء میں مصروف رہتے تھے اُسی کا بدلا

ف۲ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپنے ہمیں خبر دی۔

ف۳ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا

ف۴ مال متاع خزانہ دفینہ

ف۵ اور روز قیامت اُس کو اپنی رہائی کے لیے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کرکے بھی اب رہائی ممکن نہیں جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی اُمیدیں ٹوٹیں

ف۶ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللہ کا مملوک ہے اسکا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں

ف۷ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفاء و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دلمیں نرمی پیدا ہو شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے دل کے امراض اخلاق ذمیمہ عقائد فاسدہ اور جہالات مہلکہ ہیں قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت اس لیے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

ف۸ فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دلکو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسکو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اس نے اُنھیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں

ف۹ جیسے کہ اہل جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا

ف۱۰ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افترا ہے (اللہ کی پناہ) آجکل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں بعض تصویروں کو بعض کھیل تماشوں کو بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو بعض بھوک ہڑتال کو جو خود کشی ہے مباح سمجھتے اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال و طیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

ف۱ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال و حرام سے باخبر فرماتا ہے ف۲ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ف۳ اے مسلمانو ف۴ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے ف۵ ولی کی اصل ولا سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور طاعت الٰہی میں مشغول رہے اور اسکا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قرب الٰہی ہو اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجا لاتا ہو بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے الذین اٰمنوا وکانوا یتقون یعنی ایمان و تقویٰ دونوں کا جامع ہو بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کیلئے محبت کریں اولیاء کی یہ صفت احادیث کثیرہ میں وارد ہوئی ہے بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہیں جو طاعت سے قرب الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خلق پر رحم کرنے کیلئے وقف ہو گئے یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجہ کے فضل و شرف رکھتا ہے ف۶ اس خوشخبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جابجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کیلئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اسلئے جب ولی خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کیلئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کیلئے بشارت عاجلہ ہے علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کر دیا جاتا ہے قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقت موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں عطا کا قول ہے کہ دنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقت موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے ف۷ اس کے وعدے خلاف نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ف۸ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفار نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بری بری مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں ف۹ وہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے اے سید انبیاء وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کیلئے عزت ہے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمانداروں کے لیے ف۱۰ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اسلئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے ف۱۱ یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں

ع

منزل ۳

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اور کیا گمان ہے اُنکا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں اُنکا کیا حال ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾
بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
اور تم کسی کام میں ہو ف۲ اور اُس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۳

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَ
ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور

لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ
نہ اُس سے چھوٹی اور نہ اُس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۴ سن لو بیشک

اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ف۵ وہ جو ایمان لائے

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ
اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں ف۶ اور آخرت میں

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ
اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۷ یہی بڑی کامیابی ہے اور تم اُن کی باتوں کا

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ
غم نہ کرو ف۸ بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے ف۹ وہی سنتا جانتا ہے سن لو بیشک

لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ
اللہ ہی کے ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف۱۰ اور کاہے کے پیچھے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
جا رہے ہیں ف۱۱ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر گمان کے

وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ف۱ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ

کہ اس میں چین پاؤ ف۲ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ف۳ بے شک اس میں نشانیاں ہیں

يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ

سننے والوں کیلیے ف۴ بولے اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی ف۵ پاکی اسکو وہی بے نیاز ہے اسی کا

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۶ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں

بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ

کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا ہے

ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا

پھر اُنھیں ہماری طرف واپس آنا پھر ہم اُنھیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلا اُن کے

يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ

کفر کا اور اُنھیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ

اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا ف۷ اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۸ تو میں نے اللہ ہی پر

تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ

بھروسا کیا ف۹ تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو تمہارے کام میں تم پر کچھ

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ

گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۱۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۱

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ

تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۱۲ میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر ف۱۳ اور مجھے حکم ہے

الثلثة ع ١٠ وقف لازم ١٢

منزل ۳

ف۱ اور بے دلیل محض گمان فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے

ف۲ اور آرام کرکے دن کی تکان دور کرو

ف۳ روشن تاکہ تم اپنے حوائج و اسباب معاش کا سرانجام کرسکو

ف۴ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے

ف۵ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے

ف۶ یہاں مشرکین کے اس مقولہ کے تین رد فرمائے پہلا رد تو کلمہ سبحنہ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے دوسرا رد ھو الغنی فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لیے کیسے ہوسکتی ہے اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اُس کے لیے ولد کس طرح ہوسکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو تیسرا رد لہ ما فی السموات وما فی الارض میں ہے کہ تمام خلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا

ف۷ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا

ف۸ اور اسپر تم نے میرے قتل کرنے اور نکالدینے کا ارادہ کیا ہے

ف۹ اور اپنا معاملہ اُس واحد لاشریک لہٗ کے سپرد کیا

ف۱۰ مجھے کچھ پروا نہیں ہے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسا ہے تم اور تمہارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہونچا سکتے

ف۱۱ میری نصیحت سے

ف۱۲ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہو

ف۱۳ وہی مجھے جزا دیگا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خالص اللہ کے لیے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ
کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو اُنھوں نے اُسے ف۱ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو اُسکے ساتھ

فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
کشتی میں تھے اُنکو نجات دی اور اُنھیں ہم نے نائب کیا ف۲ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اُنکو ہم نے ڈبو دیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ
تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد

رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا
اور رسول ف۳ ہم نے اُنکی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ اُنکے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے

بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾
اسپر جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ
پھر اُن کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اُسکے درباریوں کی طرف

بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ
اپنی نشانیاں لیکر بھیجا تو اُنھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب اُن کے پاس

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ
ہماری طرف سے حق آیا ف۴ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا

أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾
کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو جب وہ تمھارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۵ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا
بولے ف۶ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اُس ف۷ سے پھیر دو جسپر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں

الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ
تمھیں دونوں کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانیکے نہیں اور فرعون ف۸

فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ
بولا ہر جادوگر علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے اُن سے

ف۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو
ف۲ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔
ف۳ ہود و صالح و ابراہیم و لوط و شعیب وغیرہم علیہم السلام
ف۴ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہ نفسانیت
ف۵ ہرگز نہیں
ف۶ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

منزل ۳

ف۷ دین و ملت اور بت پرستی و فرعون پرستی
ف۸ سرکش و متکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات (معاذ اللہ) جادو کے قسم سے ہیں اسلیے وہ

مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم

موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف۱ پھر جب اُنھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے

بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾

یہ جادو ہے ف۲ اب اللہ اسے باطل کردیگا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا

وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ فَمَا آمَنَ

اور اللہ اپنی باتوں سے ف۳ حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر

لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ

ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ ف۴ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے

أَن يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ

کہ کہیں اُنھیں ف۵ ہٹنے پر مجبور نہ کر دیں اور بیشک فرعون زمین پر سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے گزر گیا

الْمُسْرِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ

اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ف۶

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

تو اُسی پر بھروسا کرو ف۷ اگر تم اسلام رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا ف۸ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں

مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ

کافروں سے نجات دے ف۹ اور ہم نے موسیٰ اور اُسکے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ

اپنی قوم کیلیے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو ف۱۰ اور نماز قائم رکھو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ

اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ف۱۱ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے تو نے فرعون

وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ رَبَّنَا لِيُضِلُّوا

اور اسکے سرداروں کو آرائش ف۱۲ اور مال دنیا کی زندگی میں دیے اے رب ہمارے اس لیے

ف۱ رسّے شہتیر وغیرہ اور جو کچھ تمہیں جادو کرنا ہے کر دیو۔ آپ نے اسلئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں انکا فساد واضح ہو ف۲ نہ کہ وہ آیات الٰہیہ جنکو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا ف۳ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء و قدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کریگا ف۴ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی اُمت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور انکے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی اُمت کے اعراض سے رنجیدہ نہ ہوں ف۵ قومہ میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف راجع ہے اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہونگے جنکی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکم فرعون قتل کیے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قوم فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم و راہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قوم فرعون کی ذریت مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قوم فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے۔

ف۶ دین سے ف۷ کہ بندہ ہو کر خدائی کا مدعی ہوا ف۸ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسا کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے ف۹ یعنی اُنہیں ہم پر غالب نہ کر تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں ف۱۰ اور انکے ظلم و ستم سے بچا ف۱۱ کہ قبلہ رو ہو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کی شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔

ف۱۲ مدد الٰہی کی اور جنت کی ف۱۳ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔

ع ۱۲ / ۱۴ ۸

منزل ۳

ف١ اگر وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتیٰ کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی ۔ اور یہ اُن نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں ف٢ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے اُنکے لیے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کیلئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے (مدارک)

ف٣ دعا کی نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لیے اخفا ہی مناسب ہے (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا ف٤ دعوت و تبلیغ پر ف٥ جو قبول دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے ف٦ تب فرعون ف٧ فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اسکا ایمان قبول کر لیا جاتا لیکن اُس نے وقت کھو دیا اس لیے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے ف٨ حالت اضطرار میں جبکہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اسوقت ایمان لاتا ہے ف٩ خود گمراہ تھا دوسروں کو گمراہ کرتا تھا مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتا لائے جسکا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونیکا مدعی بن گیا اسپر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اسکے مقابل آئے اسکی سزا یہ ہے کہ اسکو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اسکا وہی فتویٰ اسکے سامنے کر دیا اور اسکو اس نے پہچان لیا (سبحان اللہ) ف١٠ علماء تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو انکے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو اُن کے قلوب میں تھی اسکے باعث اُنھیں اسکی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامر الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اسکو دیکھکر پہچانا ف١١ عزت کی جگہ سے یا تو ملک مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمین شام و قدس و اردن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد ہیں ف١٢ بنی اسرائیل جنکے ساتھ یہ واقعات ہو چکے ف١٣ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جسکے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مقر اور آپکی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپکے صفات مذکور

عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کہ تیری راہ سے بہکا دیں اے رب ہمارے اُنکے مال برباد کر دے ف١ اور اُنکے دل سخت کر دے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

کہ ایمان نہ لائیں جبتک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف٢ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

ف٣ تو ثابت قدم رہو ف٤ اور نادانوں کی راہ نہ چلو ف٥

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے انکا پیچھا

بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ

کیا سرکشی اور ظلم سے یہانتک کہ جب اُسے ڈوبنے نے آلیا ف٦ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ

سچا معبود نہیں سوا اُسکے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾

مسلمان ہوں ف٧ کیا اب ف٨ اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف٩

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ

آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو ف١٠ اور بیشک

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا

لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں اور بے شک ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا

بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف١١ اور اُنھیں ستھری روزی عطا کی تو

اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اختلاف میں نہ پڑے ف١٢ مگر علم آنے کے بعد ف١٣ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ

اُن میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف١٤ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہہ ہو

تھے انکو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے ف١٤ اس طرح کہ اے سید انبیاء آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کے انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔

مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ

اسمیں جو ہم نے تیری طرف اُتارا ف۱ تو اُن سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف۲

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف۳ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز

تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾

اُن میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ

بیشک وہ جنپر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۴ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ

جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ

سب نشانیاں اُن کے پاس آئیں جبتک دردناک عذاب نہ دیکھیں ف۵ تو ہوئی ہوتی نہ

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا

کوئی بستی ف۶ کہ ایمان لاتی ف۷ تو اُسکا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے

كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

ہم نے اُنسے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک اُنھیں

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ

برتنے دیا ف۸ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۹

جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَ

تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہانتک کہ مسلمان ہو جائیں ف۱۰ اور

مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ

کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۱۱ اور عذاب اُنپر

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

ڈالتا ہے جنھیں عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۱۲ آسمانوں اور

الْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

زمین میں کیا ہے ف۱۳ اور آیتیں اور رسول اُنھیں کچھ نہیں دیتے جنکے نصیب میں ایمان نہیں

منزل ٣

ف۱ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف۲ یعنی علمائے اہل کتاب مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور اُنکے اصحاب کے تاکہ وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رفع کریں۔ فائدہ شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اسطرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اسطرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو محققین کے نزدیک شک اقسام جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں ف۳ جو براہین لائحہ و آیات واضحہ پر اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں (خازن) ف۴ یعنی وہ قول ازلی ثابت ہو چکا جو لوح محفوظ میں لکھدیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مرینگے وہ ف۵ اور اسوقت کا ایمان نافع نہیں ف۶ اُن بستیوں میں سے جنکو ہم نے ہلاک کیا ف۷ اور اخلاص کیساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے (مدارک) ف۸ قوم یونس کا واقعہ یہ ہے کہ نینوی علاقہ موصل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُنکی طرف بھیجا آپنے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانیکا انکو حکم دیا اُن لوگوں نے انکار کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی آپنے اُنھیں بحکم الٰہی نزول عذاب کی خبر دی اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر اُنھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثار عذاب نمودار ہو گئے آسمان پر سیاہ ہیبتناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھکر اُنھیں یقین ہوا کہ عذاب آنیوالا ہے تو اُنھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپکو نہ پایا اب اُنھیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہ الٰہی میں گریہ و زاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اسپر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی جو مظالم اُن سے ہوئے تھے اُنکو دفع کیا پرائے مال واپس کیے حتیٰ کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اکھاڑ کر پتھر نکالدیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کیساتھ مغفرت کی دعائیں کیں پروردگار عالم نے اُنپر رحم کیا دعا قبول فرمائی عذاب اُٹھا دیا گیا یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ جب نزول عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اسکی توبہ مقبول نہ ہوئی تو قوم یونس کی توبہ قبول فرمانے اور عذاب اُٹھا دینے میں کیا حکمت ہے علماء نے اسکے کئی جواب دیے ہیں ایک تو یہ کرم خاص تھا قوم حضرت یونس کیساتھ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امید زندگانی باقی ہی نہ رہی اور قوم یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے اخلاص مندوں کے صدق و اخلاص کا اسکو علم ہے ف۹ یعنی ایمان لانا سعادت ازلی پر موقوف ہے ایمان وہی لائینگے جنکے لیے توفیق الٰہی مساعد ہو اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں اُنکا آپکو غم ہوتا ہے اسکا آپ کو غم نہ ہونا چاہیے کیونکہ ازل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا ف۱۰ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اکراہ سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی ف۱۱ اسکی مشیت سے ف۱۲ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۱۳ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ
تو اُنہیں کاہے کا انتظار ہے مگر اُنہیں لوگوں کے سے دنوں کا جو اُن سے پہلے ہو گزرے ف۱ تم فرماؤ
فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا
تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ف۲ پھر ہم اپنے رسولوں
وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ
اور ایمان والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ
اے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہہ میں ہو تو میں تو اُسے نہ پوجوں گا
الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي
جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۳ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں جو
يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۴﴾ وَأَنْ أَقِمْ
تمہاری جان نکالے گا ف۴ اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۵﴾ وَ
دین کے لیے سیدھا رکھ سب سے الگ ہوکر ف۵ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور
لَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ
اللہ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ بُرا پھر اگر
فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۶﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ
ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے
فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ
تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد
لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ
کرنے والا کوئی نہیں ف۶ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے
الرَّحِيمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ
تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ف۷

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۵

ف۱ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے
ف۲ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسولوں کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے
ف۳ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں
ف۴ کیونکہ وہ قادر مختار اور برحق مستحق عبادت ہے۔
ف۵ یعنی مخلص مومن رہو

منزل ۳

ف۶ دینی نفع و ضرر کا، کیونکہ سب تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسا اور اسی پر اعتماد چاہیے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے وہی
ف۷ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سیدِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام

ف١ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا ف٢ کیونکہ اسکا وبال اسی پر ہے ف٣ کہ تم پر جبر کروں ف٤ کفار کی تکذیب اور انکی ایذا پر ف٥ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا ف٦ کہ اس کے حکم میں خطا و غلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار و مخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اسکا فیصلہ دلیل و گواہ کا محتاج نہیں۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ف١ اور جو بہکا وہ اپنے برے کو

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۭ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى

بہکا ف٢ اور میں کچھ تم پر کڑوڑا نہیں ف٣ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے

اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ښ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ١٦

اور صبر کرو ف٤ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف٥ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ف٦